خطبہ نمبر ۵

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ بدھ: ۱۰۔ شعبان ۱۴۱۳ھ، ۳۔ تبلیغ ۱۳۷۲ہش، ۳۔ فروری ۱۹۹۳ء نمبر ۲۹

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے لئے دعا کی درخواست

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی صحت مسلسل گر رہی ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔
احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی صحتیابی کے لئے درد دل سے دعائیں کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۲ء میں تاریخی اور یادگار اختتامی خطاب

جماعت احمدیہ مذہبی نفرتوں کو دُور کرنے کے لئے عالمی سطح پر کوشش کرے

پیشوایانِ مذاہب کے جلسے کئے جائیں جن میں ایک مذہب والے دوسرے مذہب کی تعریف بیان کریں

ساری دُنیا پر محیط اس جلسہ کا یہ دن بہت ہی مبارک ہے جو کُل عالم کی جماعت احمدیہ پر چڑھا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دنیا بھر میں مواصلاتی سیارے کے ذریعے لندن سے براہِ راست ٹیلی کاسٹ ہونیوالا جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۲ء کا اختتامی خطاب فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۲ء

(یہ خطاب ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

تمام عالم پر محیط تاریخی جلسہ

"اللہ تعالیٰ نے آج ایک دفعہ پھر ہمیں قادیان کے عظیم الشان عالمی جلسے میں شمولیت کی توفیق بخشی ہے۔ آج اس جلسے کی اختتامی تقریب ہے۔ اس جلسے کا آغاز ۱۰۱ برس پہلے قادیان سے ۷۵ افراد کی شمولیت سے ہوا تھا۔ گذشتہ سال جب اس جلسہ کی ۱۰۰ ویں سالگرہ منائی جا رہی تھی تو لندن کے ایک دوست چوہدری آفتاب احمد صاحب نے مجھے لکھا کہ ۷۵ افراد سے اس جلسے کا آغاز ہوا تھا اور آج صرف میرے خاندان کے ۷۵ افراد اس میں شامل ہیں۔ انہیں اس وقت کیا معلوم تھا کہ صرف پچھتر نہیں دُنیا کے تمام ملکوں میں آئندہ سال یہ آواز سُنی جانے والی ہے اور یہ تصویریں دیکھی جانے والی ہیں۔ انہیں کیا خبر تھی کہ ۷۵ ہزار نہیں، ۷۵ لاکھ نہیں، ۷۵ کروڑ سے بھی زیادہ انسان دُنیا میں ایسے بستے ہیں جن کی تعداد اربوں تک پہنچی ہوئی ہے ان تک یہ آواز پہنچ رہی ہے اور پہنچ سکتی ہے اگر وہ سُننے کے کان رکھتے ہوں اور یہ تصویریں دیکھی جا سکتی ہیں اگر وہ دیکھنے کی آنکھیں رکھتے ہوں۔ پس آج قادیان کا یہ جلسہ قادیان کی حدود تک محدود نہیں رہا بلکہ تمام عالم تک دراز ہو چکا ہے۔ قطب شمالی سے لے کر قطب جنوبی تک اور مشارق کی انتہا سے لے کر مغارب کی انتہا تک زمین کا ایک چپہ بھی ایسا نہیں جہاں حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے جاری کردہ اس جلسے کی آوازیں اور تصویریں نہ دیکھی جا سکتی ہوں۔ پس ایک بہت ہی مبارک دن ہے جو کُل عالم کی جماعت احمدیہ پر چڑھا ہے۔ اللہ اس دن کی برکتوں کو اور زیادہ پھیلاتا چلا جائے اور وسیع تر کرتا چلا جائے۔

حضرت بانی سلسلہ کے لنگر کی ساری دُنیا میں وسعت

قادیان سے مختلف منتظمین کی مختلف حیثیتوں سے رپورٹیں مجھے باقاعدہ مل رہی ہیں چوہدری حمید اللہ صاحب کے پیغامات بھی اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے پیغام بھی اور مرزا غلام احمد صاحب کے پیغامات بھی جنہیں میں نے وہاں جلسے کی عمومی انتظامی نگرانی کے لئے بھجوایا تھا اور اسی طرح افسر صاحب جلسہ منظور احمد صاحب گجراتی کی رپورٹیں بھی مل رہی ہیں اور ان رپورٹوں کا تعلق قادیان میں ہونے والے انتظامات سے ہے۔ لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ان کی رپورٹیں بہت خوشکن ہیں اور ان کی رپورٹیں پڑھتے ہوئے ان کے لئے اور سب کارکنوں کے لئے دل سے دُعائیں نکلتی ہیں۔ لیکن انہیں معلوم نہیں کہ اس جلسہ کے انتظامات آج کُل عالم میں اسی طرح ہو رہے ہیں جس طرح قادیان میں ہو رہے ہیں اور جلسہ ہی نہیں حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا لنگر بھی اس وقت ساری دنیا میں جاری ہو چکا ہے (نعرے) اور مجھے مختلف جماعتوں سے انگلستان سے بھی یورپ کی جماعتوں سے بھی۔ امریکہ سے بھی اور مشرق بعید کی جماعتوں سے بھی یہ اطلاعیں مل رہی ہیں کہ اس جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کی مہمان نوازی کا بھی حسب توفیق انتظام کیا گیا۔ غرضیکہ دُنیا کے بہت سے ممالک میں حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا لنگر بھی جاری ہو چکا ہے۔

سنگین ترین مسئلہ تعصبات کا جاگ اُٹھنا ہے

(د) انسان کو بحیثیت انسان ایک عظیم الشان پیغام دیا گیا ہے اور متوجہ کیا گیا ہے کہ تم ایک ہی آباؤ اجداد کی نسل ہو ایک ہی آدم اور حوا کی کوکھ سے پیدا ہونے والے انسان ہو یاد رکھو اس اپنی انسانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیثیت کو کبھی بھلا نہ دینا اگر تم انسانی حیثیت کو بھلا کر انسانی رحمی تعلقات کو کاٹو گے تو اللہ تعالیٰ سے بھی اپنے تعلق کو منقطع کر لو گے (۔) جن رحمی رشتوں کے حوالے سے اللہ سے دعائیں مانگنے کا ذکر ہے۔ یہ رحمی رشتے نہ کسی جغرافیہ کو جانتے ہیں نہ کسی مذہب سے آشنا ہیں۔ رنگ و نسل کی تمیز سے یہ بالا اور ممتاز ہیں۔ یہ محض انسانی رشتے ہیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے (۔) نصیحت فرمائی کہ دیکھو اللہ کی صفت رحمانیت ماں کے پیٹ میں اس بچہ دانی سے ایک تعلق رکھتی ہے جس میں انسان پیدا ہوتا ہے اسی لئے ماں کے پیٹ میں بچہ دانی کو رحم نام دیا گیا۔ وہی ر اور ح اور م تین حرفوں سے اللہ کی رحمانیت کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ پس یاد رکھو جو رحمی رشتوں کو منقطع کرے گا وہ اللہ کی رحمانیت سے بھی کاٹا جائے گا۔

پس آج دنیا کو سب سے زیادہ اس پیغام کی ضرورت ہے کوئی مذہب دنیا میں انسان کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ نہیں کر سکتا جب تک اس کو انسانیت کے ادنیٰ اور ابتدائی آداب نہ سکھا دے۔ جہاں تک میں نے دنیا کے حالات پر غور کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج دنیا کے لئے سب سے زیادہ سنگین مسئلہ تعصبات کا جاگ اٹھنا ہے جو انقلابات ابھی حال ہی میں مشرقی یورپ اور روس میں برپا ہوئے اور اس کے نتیجے میں جو انقلابات کی لہریں تمام دنیا میں پھیل رہی ہیں ان کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عصبیتوں کے جن اور بھوت جو مدتوں سے قبرستانوں اور یا مرگھٹوں میں دبے پڑے تھے۔ آج قبریں پھاڑ کر باہر نکل رہے ہیں اور رات کے اندھیروں میں ہی انسانوں کو ڈرانے کے لئے باہر نہیں نکلتے بلکہ دن دہاڑے انسانی بستیوں قصبات اور شہروں پر حملہ آور ہو رہے ہیں اور یہ وہ خطرات ہیں جو دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اگر انسان نے بحیثیت انسان ان کی روک تھام کی کوئی کوشش نہ کی تو معاملہ حدِ اختیار سے باہر نکل جائے گا اور دوبارہ دنیا ایک ہولناک جنگ میں لازماً مبتلا ہو جائے گی۔ اس لئے میں آج قادیان کے اس عالمی جلسے میں تمام عالم کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پاک نصیحتوں کے مطابق اور دنیا کے تمام مذاہب کی بنیادی تعلیم کے مطابق اگر تمہیں خدا سے کوئی تعلق ہے تو اس کے بندوں سے لازماً تعلق رکھنا ہو گا اور بین الاقوامی انسانی اقدار کی تعلیم دینا ہو گی جو مذہب اور جغرافیائی حدود سے بالا ہوں۔ اور کل عالم کے انسانوں کو انسانیت کے پہلو سے ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کی کوشش کریں (۔) دیکھو کوئی قوم کسی دوسری قوم سے تمسخر نہ کرے کوئی عورت کسی دوسری عورت کو طعنے نہ دے۔ کوئی بھائی کسی دوسرے بھائی کی غیبت نہ کرے۔ یہ وہ تمام ایسی بنیادی خرابیاں اور اخلاقی نقائص ہیں جو انسانیت کو کھا جاتی ہیں اور ان برائیوں میں مبتلا انسان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا جائے۔ پس اگر تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ تو یاد رکھو کہ اپنے زندہ بھائیوں کا گوشت کھانا چھوڑ دو۔ وہ جو تمہاری نظر سے اوجھل ہیں اگر تم ان کی عزتوں پر دانت تیز کرتے ہو اور ان کے اموال کھانے کے لئے دن رات مچلتے اور تدبیریں سوچتے ہو تو یاد رکھو کہ یہ ویسی ہی ذلیل اور مکروہ اور خبیث بات ہے جیسے کوئی شخص اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا لے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اسی قرآنی تعلیم کو پیشِ نظر رکھ کر مختلف مواقع پر مختلف نصائح فرمائیں۔ ان میں سب سے زیادہ عظیم اور عالمگیر نصیحت حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائی گئی وہ ایک ایسا عظیم الشان خطبہ ہے جو تمام دنیا کے لئے امن کا چارٹر ہے۔ اس خطبے میں وسعت بھی ہے اور گہرائی بھی ہے اور عظمتیں اور رفعتیں بھی ہیں۔ وہ ایک ایسا خطبہ ہے جس کی نظیر میں نے آج تک دنیا کے کسی خطبے میں نہیں دیکھی۔ اس میں سے محض ایک اقتباس آج میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اس عظیم آخری حج کے موقع پر جو خطبہ دیا اور بنی نوع انسان کو نصیحت کر کے اپنی رسالت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا:

"اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے (مسلمانوں کو مخاطب نہیں فرمایا تمام بنی نوع انسان سے خطاب فرمایا)

"اے لوگو تمہارا رب ایک ہے تم ایک ہی باپ کی نسل ہو اس لئے تم میں چھوٹے بڑے کی تقسیم قابلِ قبول نہیں ہے۔ نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر فضیلت ہے۔ نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر نہ سفید سیاہ پر فضیلت رکھتا ہے اور نہ سیاہ سفید پر۔ صرف تقویٰ اور ذاتی قابلیت ہی وجہ فضیلت ہو گی اور اسلامی اقدار میں رنگ و نسل کو کوئی امتیاز حاصل نہیں ہو گا۔"

عدل ٹل جائے تو انسانی اقدار باقی نہیں رہتیں

کیسے عظیم الشان عالمی نظامِ عدل کا اعلان فرمایا گیا اور وہ مسلمان ممالک جو اسلامی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے خواہاں ہیں ان کو کیسی گہری اور دائمی پتے کی بات بتا دی گئی جس سے ٹل جائیں تو عدل ٹل جاتا ہے اور جب عدل ٹل جائے تو مذہب تو در کنار انسانی اقدار کی بھی کوئی بات باقی نہیں رہتی۔ یہی وہ سنّتِ نبوی تھی جس نے مدّتوں تک عالمِ اسلام کو عدل پر قائم رکھا۔ اور وہ زمانے جبکہ مسلمان بگڑ چکے تھے۔ ایک لمبے عرصے تک ان بگڑے ہوئے زمانوں میں بھی اسلامی حکومتیں سب سے زیادہ اوّلیت عدل کو ہی دیتی رہیں اور اسلامی شریعت کا بنیادی تصوّر ان کے نزدیک عدل تھا۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اپنے پاک نمونوں میں اس بین الاقوامی عدل کی ایسی حسین اور درخشندہ مثالیں بیان فرمائیں کہ ان کے مطالعہ سے انسان کا ظاہر و باطن چمک اٹھتا ہے لیکن وقت کی رعایت سے میں ایک دو باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

مذہب کی حقیقت، انسان کا شرفِ انسانی پر قیام ہے

حضور انور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو انسانی قدروں کا پاس تھا۔ آپ جانتے تھے کہ مذہب کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کو شرفِ انسانی پر قائم کیا جائے اور انسان کو انسان کی عزت کے راز بتائے جائیں۔ تب وہ اس لائق ہو گا کہ اپنے خدا کی عزت کو قائم کر سکے اور اپنے خدا کے حضور جھک سکے چھوٹی چھوٹی باتوں سے عام روزمرہ کی باتوں سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے عالمی رجحانات اور انسانی تصوّرات کا پتہ چلتا ہے۔ آنحضورؐ کے زمانہ میں سب سے زیادہ مخالفت آپؐ کی یہود نے کی۔ اور وہ جنگیں جو دوسرے عربوں سے لڑی گئیں اور مشرکوں سے لڑی گئیں ان کے متعلق بھی محققین جانتے ہیں کہ ان کی بنیاد یہودی پراپیگنڈے پر تھی۔ جو جگہ جگہ اسلام کے خلاف آگ بھڑکاتے پھرتے تھے۔ ان کے شعراء بھی اور ان کے خطیب بھی اور ان کے راہ نما لیڈر بھی بار بار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے خلاف جنگ کے شعلے بھڑکاتے رہے اور بھڑکانے میں کامیاب ہوئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ ایک جگہ پر تشریف فرما تھے تو ایک جنازہ گزرا۔ باقی صحابہؓ بیٹھے رہے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اچانک جنازے کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ کو علم نہیں کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا یہودی انسان نہیں ہوتے (نعرے محسنِ انسانیتؐ زندہ باد) پس وہ قوم جس نے مذہبی اور سیاسی نفرتوں میں اپنی مخالفت کو انتہاء تک پہنچا دیا تھا۔ اس قوم کی طرف بحیثیت انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی کیسی نظر تھی۔ اور اس قوم کے ایک مردہ کے لئے وہ سب زندوں میں سے سب سے زیادہ زندہ انسان احتراماً اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ یہ وہ بین الاقوامی اخوت اور محبت کی تعلیم ہے جو تمام بنی نوع انسان کو گہرے رحمی رشتوں میں ایک دفعہ پھر مضبوطی سے باندھ سکتی ہے۔

تمام مذاہب کا آغاز انسانی ہمدردی سے ہوا

صرف اسلام پر بس نہیں میں جانتا ہوں اور جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب کا آغاز انسانی ہمدردی سے ہوا ہے۔ دنیا کے ہر مذہب کی بنیادی تعلیم میں بین الاقوامی انسانی ہمدردی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم موجود ہے۔ کسی مذہب میں زیادہ ہے کسی میں کم۔ لیکن یہ تمام مذاہب کی قدر مشترک ہے۔ آج ہندو مسلم اختلاف کو ہوا دی جا رہی ہے اور ہندو مسلمانوں کے خلاف نفرتوں کی مہم چلا رہے ہیں اور مسلمان ہندوؤں کے خلاف نفرتوں کی مہم چلا رہے ہیں۔ لیکن یہ دونوں باتیں ہندو مت کے بھی خلاف ہیں اور انسانی تعلیم کے بھی خلاف ہیں۔

گیتا جو ہندو مذہب کی سب سے زیادہ مقدس کتاب ہے جسے ہم ایک الٰہی نوشتے کے مطابق شمار کر سکتے ہیں۔ اس میں حضرت کرشن جی مہاراج کی تعلیم کے متعلق لکھا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"اے ارجن جو انسان تمام مخلوقِ عالم کو بغیر تفریق کے یکساں سمجھتا ہے۔ اور ان کا سکھ اپنے سکھ جیسا اور ان کا دکھ اپنے دکھ جیسا محسوس کرتا ہے وہ انسان سب سے اعلیٰ عارف گنا جاتا ہے۔"

(یعنی سب سے زیادہ اللہ کا عرفان اسی کو حاصل ہوگا۔) پھر فرمایا:۔

"جو انسان کسی سے حسد اور دشمنی نہیں رکھتا اور دوستی والا ہے جو خوشی دشمنی اور دکھ اور سکھ کو ایک جیسا سمجھتا ہے۔ جو تمام مخلوق سے ہمدردی اور محبت رکھتا ہے۔ سب پر رحم کرتا ہے۔ تکبر سے بالا ہے۔ معاف کر دینے والا ہے۔ ہمیشہ قانع صابر، شاکر، نفس پر ضبط رکھنے والا ہے جو استقلال سے دل و دماغ سے مجھ ایشر میں لگا رہتا ہے وہ بھگت مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔"

یہ ان کا کلام قدسی ہے دراصل۔ اسے ہندوؤں نے بعد میں ان کا ذاتی کلام سمجھا لیکن جیسا کہ ظاہر ہے یہ ایک الہامی کلام ہے۔ جو اس وقت کے نبی کی زبان پر جاری ہوا۔ (نعرے حضرت کرشن جی مہاراج زندہ باد)

سکھ مذہب کا بھی یہی حال ہے۔ ہم احمدی سکھ مذہب کو درحقیقت (دینِ حق) کا ہی ایک فرقہ سمجھتے ہیں لیکن سکھ اسے ایک جدا اور الگ مذہب مانتے ہیں۔ اس بحث سے بے نیاز اور الگ ہو کر اگر ہم سکھ مذہب کا مطالعہ کریں تو اس میں بھی وہی بنیادی بین الاقوامی انسانی محبت اور تعلق کی تعلیم ہے۔

جو گورو گرنتھ صاحب ہمارے سامنے ہے ترجمہ والی اس میں ۱۲۹۹ صفحے پر محلہ پنجم میں لکھا ہے:۔

"ہمارے عقیدے کے مطابق کوئی بیگانہ نہیں۔ سب اپنے ہیں اور نہ کوئی ہمارا دشمن ہے۔ سب سے ہمارا پیار اور محبت ہے۔"

یہ گورو ارجن دیو جی کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ ریت نامہ بھائی نند لال جی میں ہے:۔

"خدا کی مخلوق کو دیکھ کر اسے دکھ نہ پہنچاؤ۔ جو شخص خدا کی مخلوق کو دکھ پہنچائے گا۔ اسے خدا تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا۔"

حضرت بابا گورو نانک صاحب کا بیان۔

"سانجھے کریجے گناہ کیہڑی چھوڑ اوگن چھلیئے۔"

یہ ایک بہت ہی عظیم الشان نصیحت ہے۔ ایک چھوٹے سے کلمے میں بہت گہری اور بہت وسیع بات بیان فرمادی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"آپ کو چاہیئے کہ دوسروں کی اچھی صفات کو مدِ نظر رکھا کریں۔ اور اس بناء پر اتحاد کریں کہ دوسروں میں خوبیاں ہیں۔ ان کی برائیوں کی طرف نظر نہ ڈالا کریں۔"

اللہ تعالیٰ انسان کی اچھائیوں پر نظر رکھتا ہے

حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ انسان کی کمزوریوں پر نظر رکھتا تو اس کا اپنے کسی بندے سے تعلق قائم نہیں رہ سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خوبیوں پر نظر رکھتا ہے اور اس پہلو سے خدا کے بندوں میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ کتنا عظیم الشان عارفانہ کلام ہے۔ اور وہ مضمون جو میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ وہ اپنی وسعتوں کی آخری حدوں کو چھو رہا ہے۔ اس میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر تم دوسروں کی برائیوں پر نظر رکھ کر تعلقات کاٹو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اپنے بندوں کی برائیوں پر نظر رکھ کر ان سے تعلق کاٹ لے اور کوئی انسان دنیا میں برائی سے پاک نہیں ہے اس لئے کسی انسان سے خدا کا تعلق قائم نہ رہتا لیکن ایک اور پیغام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دیا اور اس پیغام میں بنی نوع انسان کے لئے ایک عظیم خوشخبری ہے کہ دنیا میں بد سے بدتر انسان میں بھی خدا کی صفات کا کوئی نہ کوئی نور ضرور چمک رہا ہوتا ہے اور جس کو تم سب سے گندا سمجھتے ہو اس میں بھی کہیں نہ کہیں نیکی کا کوئی نشان زندہ ہے تم اس نشان پر نظر کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو ساری دنیا میں ایک بھی انسان تمہیں اس لائق نظر نہیں آئے گا کہ تم اس سے تعلق کلیۃً منقطع کر لو۔ پس کیسی عظیم عالمی بھائی چارے کی تعلیم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسی تعلیم کو دنیا کے تمام ممالک اور سیاست دان اور مذہبی لوگ اپنا لیں تو آج ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ امن کا گہوارہ بن جائے۔

گورو گوبند سنگھ جی نے بھی جو گورو تیغ بہادر کے بیٹے تھے یہی تعلیم دی اور فرمایا۔ دسم گرنتھ اکال استت میں لکھا ہے۔

(ترجمہ) "دنیا میں فرقے اور عقیدے بے شمار ہیں لیکن اصل مذہب سب کا انسانیت ہے چاہے کہ وہ سنیاسی ہو، ہندو ہو، ترک مسلمان ہو، رافضی امام یا صوفی ذات کا ہو اس کے نام بے شمار ہیں لیکن وہ ایک ہی خدا ہے۔ ان بے شمار ناموں میں کوئی فرق نہیں۔ یہ غلط فہمی دور ہونی چاہیئے کہ یہ اور ہیں۔ اپنے اپنے عقیدے کے مطابق یہ لوگ عبادت کرتے ہیں۔ یہ سب ایک ہیں کوئی فرق نہیں۔ جیسے ایک خدا ہے۔ اس کی ایک ہی شکل ہے۔ ہر انسان وہ روشنی محسوس کرے جو خدا تعالیٰ میں ہے۔"

گورو ارجن دیو جی نے فرمایا:۔

"کوئی بولے رام رام، کوئی خدائے، کوئی سیوے گنوسائیں، کوئی الاہے کارن کرن کریم کرپا دھار رحیم کوئی نہاوے تیرتھ کوئی حج جاوے۔"

یعنی یہ تو عام فہم کلام ہے جس کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ کی انسانی ہمدردی کی خوبصورت تعلیم

حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے (۔) فرمایا:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں اور میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔"

پھر فرمایا:۔

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔"

کتنے بدنصیب لوگ ہیں جو اپنوں کو بھی بددعائیں دیتے ہیں۔ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو اللہ تعالیٰ نے قلب صافی اور شافی عطا فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ (مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا) میں اللہ تعالیٰ نے کوئی قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔"

کیسی پیاری (تشریح) ہے۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا (مجھ سے دعا مانگو تو میں قبول کروں گا)۔ میرے حضور دعا کیا کرو۔ میں قبول کروں گا تو یہ قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کیا کرو گے تو قبول نہیں کروں گا۔

(نعرے حضرت مرزا غلام احمد کی جے۔ دیگر نعرے بھی بلند کئے گئے۔)

فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا بھی سنتِ نبویؐ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیئے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہیئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔"

جتنے بھی دشمن حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی دشمنی میں حد سے بڑھے ہوئے تھے وہ سارے اس پاک فیض میں شامل ہیں۔ فرمایا۔ ایک بھی دشمن میں نظر دوڑاؤں تو دکھائی نہیں دیتا۔ جس کے لئے میں نے زندگی میں کم از کم دو تین بار دعا نہ کر لی ہو۔

پھر فرماتے ہیں :-

"ظاہر ہے کہ ہر ایک چیز اپنی نوع سے محبت کرتی ہے۔ یہاں تک کہ چیونٹیاں بھی۔ اگر کوئی خود غرضی حائل نہ ہو۔ پس جو شخص کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ سب سے زیادہ محبت کرے۔ سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں ان کی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں۔ کسی کی ذات کا دشمن نہیں۔ اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوشِ محبت سے نوع انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔"

نفرتیں دور کرنے کے لئے عالمی کوششوں کی ضرورت

دوسرا پہلو جس کی طرف آج بنی نوع انسان کا نظر رکھنا ضروری ہے وہ مذہبی اختلافات ہیں۔ سب سے پہلے اہم پیغام یہ ہے کہ تمام دنیا کو انسانیت کا پیغام دیا جائے۔ اور انسانیت کے ناطے دنیا کی مختلف قوموں اور مذاہب کو جوڑا جائے۔

دوسرے مذاہب کی تفریق کے باوجود بین المذاہب بہترین فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ انسانی تعلقات کے رشتے جب مذہبوں کی طرف سے نفرت کی پھونکیں ماری جائیں تو جل کر خاک ہو جایا کرتے ہیں۔ اور انسانیت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اس لئے مذہبی نکتۂ نگاہ سے بھی جماعت احمدیہ کو ایک عالمی (کوشش) کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے (-) ہمیں یہ خوشخبری دی گئی کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے کسی خطے کو کسی حصے کو سرزمین کو بھی ہدایت کے بغیر نہیں چھوڑا بلکہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیجے۔ دنیا کے ہر قطعے میں، ہر سرزمین پر سلسلۂ رسالت قائم ہو چکا ہے اور دنیا کے ہر علاقے اور ہر قوم میں جو مذاہب پائے جاتے ہیں ان کی بنیاد سلسلۂ رسالت پر مبنی ہے۔ خواہ وہ کیسا ہی بگڑ چکے ہوں۔

پس اس پہلو سے تمام مذاہب کے بزرگوں اور بانیوں کا احترام قائم کرنا آج کا سب سے اہم فریضہ ہے۔ یعنی مذہبی دنیا کا سب سے اہم فریضہ ہے۔ اگر (دین حق) کی اس تعلیم کے پیش نظر ہم دوسرے مذاہب کو جن کو عرفِ عام میں جھوٹا سمجھا جاتا ہے۔ یعنی عام لوگ تو سمجھتے ہیں، جو مسلمان ہیں کہ اسلام کے سوا سارے مذہب جھوٹے ہیں اور یہی عرفِ عام میں ہندوؤں کا تصوّر ہے۔ وہ سمجھتے ہیں ہندو مت کے سوا باقی سب جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ یہی سکھ سمجھتے ہیں، یہی عیسائی سمجھتے ہیں۔ یہی یہودی سمجھتے ہیں۔ مگر دیکھئے قرآن کریم کا اعلان کتنا عظیم الشان ہے، فرماتا ہے تمام عالم میں ایک بھی جگہ ایسی نہیں۔ ایک بھی قوم ایسی نہیں۔ جس کو ہم نے نبوت سے سرفراز نہ فرمایا ہو۔ جہاں خوشخبریاں دینے والے اور ڈرانے والے نہ بھیجے گئے ہوں۔ کوئی زمانہ ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنا نور کسی علاقے کے انسان کو عطا نہ فرمایا ہو۔ پس اس عظیم الشان عالمی حیثیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ اس تعلیم کو عام کریں اور تمام دنیا کو سمجھائیں کہ خواہ تم کسی کو کیسا ہی جھوٹا نہ سمجھتے ہو۔ بنیادی طور پر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی نے تمام مذاہب کا آغاز فرمایا ہے۔ اسی لئے آغاز پر واقع ہونے والے مذہبی بزرگوں کا احترام وقت کی کم سے کم ضرورت ہے۔

تمام مذاہب کے بانیوں کو سچا سمجھا جائے

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اسی اصول کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ اصول نہایت صحیح اور نہایت مبارک اور باوجود اس کے صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے کہ ہم ایسے تمام نبیوں کو سچے نبی قرار دیں۔ (یہاں باوجود کا معنیٰ اس وجہ سے "اس بات پر مبنی ہے" کرنا چاہیئے) مطلب یہ ہے کہ اس بناء پر یہ اصول تمام دنیا میں صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے کہ ہم ایسے تمام نبیوں کو سچے نبی قرار دیں جن کا مذہب جڑ پکڑ گیا اور عمر پا گیا اور کروڑ ہا لوگ اس مذہب میں آگئے۔ یہ اصول نہایت نیک اصول ہے اور اگر اس اصل کی تمام دنیا پابند ہو جائے تو ہزاروں فساد اور توہینِ مذہب جو مخالف امن عامہ خلائق ہیں اٹھ جائیں۔"

پھر فرمایا :-

"ہم اس بات کا اعلان کرنا اور اپنے اس اقرار کو تمام دنیا میں شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب کے سب پاک اور بزرگ اور خدا کے برگزیدہ تھے۔ ایسا ہی خدا نے جن بزرگوں کے ذریعہ سے پاک ہدایتیں آریہ ورت میں نازل کیں اور نیز بعد میں آنے والے جو آریوں کے مقدس بزرگ تھے جیسا کہ راجہ رام چندر اور کرشن سب کے سب مقدس لوگ تھے۔ اور ان میں سے تھے جن پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔"

اسی طرح حضرت گورو بابا نانک صاحب کے متعلق فرمایا :- ؎

یہی پاک چولے میں مذکور ہے
جو دُور اس سے اُس سے خدا دُور ہے

پھر فرماتے ہیں :-

"اے عزیزو قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدگمانی نہیں کرتے ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔"

یہی وہ پیغام ہے جسے تمام عالم میں رائج کرنے کی خاطر جماعت احمدیہ نے جلسۂ پیشوایانِ مذاہب کا آغاز کیا تھا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج دنیا میں بین الاقوامی محبت کو بڑھانے، بین الانسانی آداب اور اخلاق کو از سرِ نو قائم کرنے اور مذاہب کے درمیان نفرتوں کی بجائے محبت کے بندھن باندھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان جلسوں کو از سرِ نو تمام دنیا میں رائج اور قائم کیا جائے۔ جب یہ جلسے ہندوستان میں شروع ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہت ہی اچھے نتائج ظاہر ہوئے۔ اب بھی جب دوبارہ جماعت احمدیہ نے ہندوستان میں ایسے جلسوں کا آغاز کیا تو خدا کے فضل سے بین المذاہب محبت پیدا کرنے میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ساری دنیا میں از سرِ نو ایسے جلسے رائج کئے جائیں جن کی دو شکلیں میرے ذہن میں ہیں۔

جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب کی دو شکلیں

اوّل یہ کہ مختلف مذاہب کے بزرگ اور علماء دوسرے مذاہب کے بانیوں اور مقدس بزرگوں کی تعریف کریں۔ اور جیسا کہ میں نے قرآنی اصل پیش کیا اور گورو گرنتھ صاحب سے بھی حضرت بابا گورو نانک صاحب کا حوالہ پیش کیا۔ بنیاد اس بات پر ہو کہ ہر مذہب میں خواہ ہم اسے کیسا ہی سمجھیں لازماً خوبیاں ہیں۔ یہ تو ناممکن ہے کہ کسی مذہب کو کلیتہً ردّ کیا جائے کسی دوسرے مذہب کا پیروکار کسی اور مذہب کی خوبیوں پر نظر رکھتے ہوئے ان کے متعلق اپنے پاک محبت بھرے خیالات کا اظہار کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرح ایک ہی مجلس میں سکھ مسلمانوں کے بزرگوں اور رہنماؤں کی تعریف کر رہے ہوں گے اور مسلمان ہندوؤں اور سکھوں کے بزرگوں اور رہنماؤں کی تعریف کر رہے ہوں گے۔ عیسائی یہودیوں کے بزرگوں کی تعریف کر رہے ہوں گے۔ یہودی عیسائی بزرگوں کی تعریف کر رہے ہوں گے۔ اس کے نتیجے میں بہت ہی پیارا باہمی انسانی محبت کا اور بین المذاہب محبت کا ماحول قائم ہو جاتا ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے رہنما اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کریں۔ اور کسی دوسرے مذہب پر جارحانہ تنقید نہ کریں۔ یہ پہلو بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ جب یہ بات بار بار بیان کی جائے گی تو بنی نوع انسان کو یہ حقیقت معلوم ہو گی کہ ہر مذہب کی بنیاد بین الاقوامی اخلاق کے تصوّر پر مبنی ہے۔ اور بہت کم مذاہب ایسے ہیں جن کے اندر ایسی اخلاقی تعلیم ہے جو ایک انسان اور دوسرے انسان میں فرق کرتی ہے لیکن جب ہم مذہبی رہنماؤں کو دعوت دیں گے کہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرو اور اخلاقی تعلیم کو دوسروں کے سامنے پیش کرو تو لازم ہے کہ اس تعلیم کو پیش کریں گے جو دوسرے انسانوں کے درمیان قدرِ مشترک رکھتی ہو۔ جو تحسین کی نظر سے دیکھنے کے لائق ہو تو اس سے مذہب کا اصل مقصد یعنی انسان کو انسان بنانا، اعلیٰ اخلاقی قدروں پر فائز کرنا بدرجۂ اتم پورا ہو سکتا ہے اور جب انسان انسان بن جائے تب وہ باخدا بن سکتا ہے ایک بداخلاق کا رذیل انسان باخدا کیسے بن سکتا ہے۔

پس انسان کو باخدا بنانے کے لئے ایک عالمی تحریک جاری کرنے کی ضرورت ہے جس کا آغاز بین الاقوامی اعلیٰ اخلاقی اقدار کا چرچا کرنے سے ہو گا۔ ایسے پلیٹ فارم جماعت احمدیہ کو ساری دُنیا میں جگہ جگہ قائم کرنے چاہئیں۔ جہاں ایک مذہب والے اپنے مذہب کی خوبیوں کا ذکر کریں اور پھر جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا۔ ایک مذہب والے دوسرے مذہب کے رہنماؤں ہی کے نہیں ان کے مذہب کی اخلاقی تعلیم کی خوبیوں کا بھی ذکر شروع کر دیں۔ اس طرح (اللہ نے چاہا تو) انسان کو ازسرِنو انسان بنانے کی عالمی مہم ترقی کرتی چلی جائے گی۔

جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب کا نیک اثر

جماعت احمدیہ نے جب جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس تحریک کو ہندوستان میں جاری کیا تو وہاں جو ردِّ عمل ظاہر ہوئے ان میں سے میں چند نمونے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس سے علم ہو گا کہ خدا کے فضل سے یہ تحریک کتنی ٹھوس تدبیر ہے۔ بین المذاہب محبت پیدا کرنے کے لئے۔

جماعت احمدیہ کے جلسۂ پیشوایانِ مذاہب میں تقریر کرتے ہوئے چیئرمین لیجسلیٹو کونسل مدراس نے ان خیالات کا اظہار کیا:۔

"اس قسم کا مذہبی اجتماع بلا کر اپنے اپنے مذہب پر تقریر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اس اقدام پر میں جماعت احمدیہ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ میں نے اس جماعت کا اچھا مطالعہ کیا ہے۔ اس کی تعلیمات میں ہمیں قومی یکجہتی اور باہمی اتحاد و اتفاق اور بین الاقوامی بھائی چارے کا سبق ملتا ہے"

بمبئی کے جلسۂ پیشوایانِ مذاہب میں چیئرمین لیجسلیٹو کونسل مہاراشٹر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا:۔

"میری زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ میں ایسے جلسے میں شریک ہوا ہوں جس میں ایک ہی پلیٹ فارم سے مختلف دھرم والوں نے اپنے اپنے مہاپُرشوں کے بارہ میں تقریریں کی ہیں۔ ایسے اجتماعات نہ صرف بمبئی میں بلکہ ہندوستان میں مختلف جگہوں پر ہوتے چاہئیں تاکہ باہمی اتحاد اور رواداری کا جذبہ ترقی کرے۔ جس کی ہم کو اشد ضرورت ہے"

پھر سونگھڑہ اڑیسہ کے جلسۂ پیشوایانِ مذاہب میں پیس مشن PEACE MISSION تحریک کے روحِ رواں شری منتو جی مہاراج نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ سے مجھے انتہائی محبت ہے۔ کیونکہ یہ جماعت جو اصول پیش کرتی ہے اگر ان کو اپنا لیا جائے تو دُنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دُنیا میں اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کے جو سنہری اصول بتائے ہیں اگر دُنیا ان پر چل پڑے تو بہت جلد دُنیا سے بدامنی اُٹھ سکتی ہے"

(اس مرحلے پر احبابِ جماعت نے پُرجوش نعرے بلند فرمائے تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابھی وقت تھوڑا ہے۔ میں نے بہت کچھ کہنا ہے۔ اس لئے نعرے بعد میں لگا لینا۔ جب یہ ٹیلی ویژن بند ہو جائے گا۔ اس وقت)۔

مذہب کے نام پر وطنیت کو اپنانا غلط ہے

مذہب اور وطنیت کا کیا تعلق ہے۔ یہ ایک اہم سوال ہے اور ہندوستان میں اس وقت سب سے بڑا مسئلہ یہی بن چکا ہے۔ بعض لوگ مذہب کے نام پر ہندوستان کی وطنیت کو کلیۃً اپنانے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور ایسے لوگ ہندوستان میں دن بدن زیادہ قوّت اور اقتدار حاصل کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ ہندوستان ہی کے لئے نہیں دُنیا کے امن کے لئے خطرہ بن گیا ہے۔ اور یہی ظلم پاکستان میں ہُوا ہے۔ کہ وطنیت کے تصوّر کو مذہب کے ساتھ اس طرح باندھا گیا ہے کہ اس کے نتیجے میں ایک دوسرے سے اعتماد اُٹھ گیا اور ایک دوسرے کے حقوق پامال ہوئے اور یہ خطرہ محسوس ہُوا کہ مذہب جتنا ترقی کرے گا۔ اُس سے وطنیت کو نقصان پہنچے گا۔ اور مختلف قومیں اس وطن کی طرف منسوب ہوتے وقت رفتہ رفتہ خطرات محسوس کرنے لگیں گی۔ یعنی اپنی قومیت سے خطرات پیدا ہو جائیں گے۔ یہ وہ خطرناک اور غلط رُوح ہے جس کے ازالے کی آج شدید ضرورت ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے وطنیت کا جو تصوّر پیش فرمایا ہے۔ اس تصوّر میں ایک وطن کے ہم وطن باشندوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ایسی محبت کے ساتھ اور باہمی اعتماد کے ساتھ رہنا چاہئیے کہ اس کے نتیجے میں مذہبی اختلاف یا علاقائی اختلاف ایک وطن کے رہنے والوں کو ایک دوسرے سے دُور کرنے کی بجائے اور زیادہ قریب کر سکے اور اقلیتوں کو اکثریت پر پہلے سے بڑھ کر اعتماد ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس سلسلے میں جو تعلیمات دی ہیں وہ بہت وسیع اور تفصیلی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جہاں وطنیت کے متعلق فرمایا وہاں یہ فرمایا (۔)

"وطن کی محبت بھی ایمان کا ایک حصّہ ہے"

لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہر ماں آزاد بچے پیدا کرتی ہے اور تمہیں کسی دوسرے کو غلام بنانے کا حق نہیں۔ اسی کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہر قوم کے اپنے حقوق ہیں تمہیں کسی دوسری قوم کے حقوق پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ خواہ کیسا ہی مذہبی اختلاف کیوں نہ ہو۔ اور بحیثیت انسان کے انسانی حقوق میں سب برابر ہیں۔ یہی وہ تعلیم ہے جب مسلمانوں میں رائج ہوئی تو ایک مدت تک مسلمان بادشاہ اس تعلیم کا احترام کرتے رہے اور اپنے فیصلوں میں ہمیشہ اس کو پیشِ نظر رکھا۔

اورنگ زیب بادشاہ کی مذہبی رواداری کی نادر مثال

جہاں تک مسلمان بادشاہوں کا تعلق ہے ان میں سے میں ایک ایسے بادشاہ کی مثال پہلے آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں ہندوستان میں اور پنجاب میں رائج ہیں۔ یعنی اورنگ زیب عالمگیر۔ ان سے ایک موقعے پر ان کے ایک مقرر کردہ افسر نے یہ سفارش کی کہ میرے محکمے میں دو پارسی اہم عہدوں پر فائز ہیں اور اُن کا ان عہدوں پر فائز ہونا ہمارے مفادات کے خلاف ہے۔ اور یہ میرا کرنا نہیں مجھ سے پہلے ہی وہ ان عہدوں پر فائز ہوتے تھے۔

یہ ایسی مثال ہے جیسے آجکل پاکستان میں احمدیوں کے متعلق عرضداشتیں پیش کی جاتی ہیں کہ فلاں اہم عہدے پر فلاں (حسّاس SENSITIVE

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوسٹ پر ایک احمدی فائز ہے اور یہ اسلام اور وطنیت کی رُوح کے خلاف ہے۔ چنانچہ اُس افسر نے لکھا:۔

"دو پارسی، سرکاری عملہ کی تنخواہ تقسیم کرنے کے کام پر ملازم ہیں میں نے خود ان کو ملازم نہیں رکھا پہلے سے نوکر ہیں۔ مگر چونکہ وہ آتش پرست ہیں اس لئے ہم مسلمانوں کو ان کافروں کی سرپرستی نہیں کرنی چاہیئے۔"

(عام اختلافِ مذہبی نہیں تھا وہ آتش پرست تھے)۔ جو کچھ پہلے ہو چکا ہو چکا۔ اب میری گزارش یہ ہے کہ اگر حضور اجازت فرمائیں تو دونوں پارسیوں کو برخاست کر دیا جائے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یعنی آج کے "ملاّ" کی طرح اُس زمانے کا بھی ایک "ملاّ" تھا یہ، جو قرآن کا حوالہ دے کر اُس کی غلط تفسیر کرتے ہوئے اس کے معانی جو حقیقی معنی تھے ان کے برعکس معانی اس کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ عرضداشت ہے) کہ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ اے ایماندارو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ جب یہ درخواست بارگاہِ سلطانی میں پہنچی تو اورنگ زیب عالمگیر نے اس کا جواب لکھا کہ "تمہاری عرضداشت پڑھی۔ واضح ہو کہ کسی مجوسی یا ہندو ملازم کو اس وجہ سے برخواست نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔ قرآن کریم کی جو آیت تم نے اپنی عرضی میں لکھی ہے اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ غیر مُسلم سے قطعاً کسی قسم کا تعلق رکھنا نہیں چاہیئے۔ تم نے اُدھوری آیت لکھی ہے۔ پوری آیت یوں ہے۔ اے مومنین جن لوگوں نے خدا کی آیات کا انکار کیا اور جو رسول کو اور تمہیں محض اس لئے اپنے وطن سے نکالتے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان لائے جو تمہارا رب ہے تم ایسے کافروں سے دوستی نہ کرو۔"

عیسائیوں کے ساتھ مسلمانوں کا یادگار سلوک

کیسا عظیم الشان عدل پر مبنی روشن دماغ فیصلہ تھا۔ روشن ضمیر فیصلہ تھا۔ افسوس کہ یہ روشنی آج دُنیا سے زائل ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے زمانے میں ایک موقع کی ایک عظیم تاریخی گواہی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک بار رومیوں کے زبردست دباؤ کی وجہ سے اسلامی لشکر حمص سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ مسلمانوں نے اس علاقے سے وصول شدہ سارا خراج وہاں کے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے واپس کر دیا کہ ہم تمہاری حفاظت اور اس علاقے کے امن وامان کو برقرار رکھنے کی شرط پر یہ رقم وصول کرتے رہے ہیں۔ اب ہم یہ علاقہ چھوڑ رہے ہیں۔ اس پوزیشن میں نہیں کہ تمہاری حفاظت کر سکیں۔ اس لئے اب اس خراج پر ہمارا کوئی حق نہیں۔ اور پہلے سے وصول شدہ خراج ان غیر مسلموں کو واپس کیا۔ اس پر اہلِ حمص نے جو جواب دیا اسے تاریخ کے اوراق نے سنہری حروف میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ہم مذہبوں کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ ان حالات میں تم آئے تمہاری حکومت اور تمہارے عدل نے ہمیں اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ اب ہم تمہارے مقرر کردہ گورنر کے ساتھ مل کر اپنے ہم مذہب ہرقل کے لشکر سے لڑیں گے اور ہمیں مار کر ہی وہ آگے بڑھ سکے گا اور تم تک پہنچ سکے گا۔

یہ ہے حقیقی اسلامی تعلیم اور وطنیت کا تعلق۔ آج اگر پاکستان اور ہندوستان اس سے سبق سیکھیں اور وہ واقعۃً چاہتے ہوں کہ اس مُلک کے سارے باشندے بلا اختلافِ مذہب اپنی اپنی حکومتوں اور مذہبوں کے وفادار بن جائیں اور کامل وفاداری کے نمونے دکھائیں تو یہ ممکن نہیں ہے جب تک کہ قرآنی تعلیم اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپؐ کے خلفاء اور آپؐ کے بعد میں آنے والے غلاموں کے اُسوۂ حسنہ پر نہ چلیں۔ جب تک اس اسوہ کو اپنی ذات میں اپنی حکومتوں میں قائم نہیں کرتے اور عدل کا وہ تصوّر اپنے ملکوں میں نافذ نہیں کرتے جو قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپؐ کے بعد میں آنے والے غلاموں کا تصور تھا اس وقت تک کوئی حکومت اپنے مُلک کی اقلیتوں سے سچی وفاداری کی اُمید نہیں رکھ سکتی۔

پاکستان کے احمدی مُلک کے وفادار ہی رہے

ایسے کتنے ہیں جیسے ہم ہیں کہ سالہا سال سے سخت مظالم کا نشانہ بنائے گئے مگر پاکستان کے احمدی پاکستان کے وفادار ہی ہیں اور وفادار ہی رہیں گے۔ ایسے کتنے ہیں جو ہندوستان میں رہتے ہوئے ہر ایسی کوشش کو ناکام اور نامراد کر چکے ہیں کہ جب مذہب کے نام پر ان کو اپنے ملک سے بے وفائی کی تعلیم دی گئی۔ کوئی احمدی ہندوستان کے خلاف کسی اور مُلک کا ایجنٹ نہیں بنا۔ کوئی احمدی پاکستان کے خلاف کسی اور مُلک کا ایجنٹ نہیں بنا اور یہ سب کچھ باوجود ظلم وستم کے ہُوا ہے اگر اعلیٰ اخلاقی تعلیم جو اسلام نے پیش کی ہے تمام دنیا کے مُلک اپنا لیں تو ملکوں سے غدّاری کے نشان مٹ جائیں۔ ڈھونڈنے سے کوئی غدّار مزاج انسان نظر نہ آئے۔ غداری دراصل عدم عدل کا دوسرا نام ہے۔ جب انصاف قوموں سے اُٹھ جاتے ہیں جب عدل باقی نہیں رہتے جب ایک انسان اپنے حقوق کو غیر محفوظ محسوس کرتا ہے تب جو ان میں سے کمزور ہوتے ہیں۔ ان کے مزاج غدّاری کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ نے ان مضبوطوں کے نمونے دکھاتے ہیں۔ ان ثابت قدموں کے نمونے دکھانے ہیں۔ ان رجال کے نمونے دکھاتے ہیں (۔) کہ باوجود مظالم کے ہمیشہ وفاداری کے اور وطن کی وفاداری کے اعلیٰ نمونے دُنیا میں قائم کرتے چلے جائیں اور دُنیا کے لئے ایک مثال بنتے چلے جائیں۔ تاکہ وطن کی اہمیت بھی کوئی آپ سے سمجھے اور کمزوروں کے حقوق ادا کرنا بھی کوئی آپ ہی سے سمجھے۔ اور کمزور ہوتے ہوئے اپنے حقوق تلف ہوتے ہوئے دیکھ کر بھی اپنے سے غالب اور اکثریت والوں کے حقوق ادا کرنا بھی کوئی آپ ہی سے سیکھے۔ ان اعلیٰ مقاصد کے لئے جماعت احمدیہ کو دُنیا میں نافذ اور قائم کیا گیا ہے۔

وقت چونکہ ختم ہو رہا ہے۔ اور اگرچہ مجھے بتایا گیا ہے کہ جس طرح ایک روز پہلے ہمیں ٹیلی ویژن والوں نے ازراہِ شفقت واحسان کچھ زیادہ وقت دے دیا تھا۔ اس طرح آج بھی اُمید ہے کہ کچھ زائد وقت مل جائے گا۔ اس لئے آپ تقریر جاری رکھیں۔ دل تو میرا چاہتا ہے لیکن ساتھ خوف بھی دامنگیر ہے کہ کہیں اچانک ہی میرا سلسلہ باقی دنیا میں سننے والوں سے منقطع نہ ہو جائے۔ اس لئے اب میں آخری حصّے کی طرف آتا ہوں۔ بعض دوسری باتوں کو چھوڑتا ہوں۔

قادیان میں گہری بین المذاہب محبت کے نظارے

گذشتہ سال جب قادیان میں شرکت کا موقع ملا تھا تو بڑے ہی درد انگیز اور پُراثر مناظر دیکھنے میں آئے تھے۔ اس قدر گہری بین الاقوامی بین المذاہب محبت کے نمونے وہاں دکھائے گئے کہ قادیان کی زمین ثریّا سے باتیں کرتی دکھائی دیتی تھی۔ ثریّا سے روشن تر تھی۔ اور تمام عالم کے لئے امن اور محبت کا گہوارہ ہی نہیں زندہ پیغام بن چکی تھی جس کی لہریں دُنیا میں پھیلتی چلی جاتی تھیں۔ پھیلتی ہوئی دکھائی دیتی تھیں، محسوس ہوتی تھیں۔ چنانچہ دُور درشن کے مختلف نمائندے ہندوستان سے تشریف لائے۔ ریڈیو ہندوستان کے مختلف نمائندے دہلی سے یا جالندھر سے دوسری جگہوں سے تشریف لائے اور اتنا گہرا اثر لے کر واپس لوٹے کہ پھر دلّی جانے پر بھی ان کے نمائندے میرے پاس آتے رہے اور مجھ سے دوبارہ انٹرویو لیتے رہے اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں مشتہر کرتے رہے اور انہوں نے اقرار کیا کہ آج اگر ہندوستان کو کسی جماعت کی ضرورت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہی کی تعلیم ہے اور آپ ہی کے پاک نمونے ہیں جو ہمارے ملک کو امن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔ ان یادوں سے متأثر ہو کر پاکستان سے بعض ایسے دوستوں نے خطوط لکھے جو اُس جلسے میں شریک تھے۔ آج بھی شریک ہیں۔ ایک نے صاف لکھا کہ

"قادیان کے جلسہ سالانہ میں آپ کی الوداعی تقریر بڑی اثر انگیز تھی۔ سکھ لوگ اس سے بڑے متأثر نظر آتے تھے ان کے بقول ہم تو (دینِ حق) کی اس تعلیم سے آگاہ ہی نہ تھے (۔)۔"

امام جماعت احمدیہ کی عالمگیر حیثیت بڑھتی جائے گی

ایک اور لکھنے والے نے مجھے لکھا کہ جلسہ سالانہ کے آخری دن آپ کی ہندی اور اردو نظم کے دوران ایک شخص روتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگ گیا۔ یعنی ایک پاکستانی دیہاتی سا تھا جو رونے لگ گیا۔ اور اس کو تعجب ہؤا کہ اس کو تو ایسی تقریر اور ایسی نظم جس میں اتنے ہندی کے الفاظ ہوں سمجھ نہیں آ سکتی۔ یہ روتا کیوں ہے؟ کہتا ہے کہ میں نے اُن صاحب سے پوچھا "آپ کو ہندی آتی ہے؟" تو اس نے کہا کہ ہندی تو سمجھ نہیں آتی۔ مگر یوں لگتا ہے کہ حضرت صاحب اب ہندوستان ہی کے ہو گئے ہیں۔ یہ مجھے محسوس ہو رہا ہے۔ اسے جو محسوس ہو رہا تھا وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو حقیقت میں اس کے احساس کی وجہ بنا۔ واقعہ یہ ہے کہ آج احمدیت سب دُنیا کی ہو چکی ہے صرف ہندوستان کی بات نہیں ہے۔ انگلستان کی بات نہیں ہے۔ امریکہ اور افریقہ کے قصّے نہیں رہے چین اور جاپان کی باتیں نہیں رہیں۔ آج جماعت احمدیہ تمام دُنیا کی ہو چکی ہے۔ اور جو جماعت سب دُنیا کی ہو اس کا (امام) بھی سب دُنیا کا ہونا لازم ہے۔ اس لئے مجھے اس خیال سے اور اس تصوّر کے ساتھ باندھ کر (امام) نہ سمجھیں کہ گویا میں صرف پاکستان کا (امام) ہوں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر ہے۔ اور جماعت احمدیہ میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا (جانشین) بھی عالمگیر حیثیت اختیار کر چکا ہے اور وسیع تر عالمگیر حیثیت اختیار کرتا چلا جائے گا۔ وہ افریقن بھی ہے اور چینی بھی ہے اور جاپانی بھی ہے اور ہندوستانی بھی ہے، امریکن بھی ہے اور اسی طرح وہ یورپ کے تمام ممالک سے بھی وابستہ ہے۔ وہ مشرقِ بعید سے بھی تعلق رکھتا ہے اور مغربِ بعید سے بھی تعلق رکھتا ہے کل عالم میں آج جہاں جہاں یہ آواز سنائی دے رہی ہے اور یہ تصویر دکھائی دے رہی ہے۔ خدا کی قسم میں آپ سب کا ہوں کیونکہ میری جماعت آپ سب کی ہے۔ میں اس مذہب سے تعلق رکھتا ہوں جو آپ سب کا مذہب ہے (۔)۔

جماعت احمدیہ کی تیز رفتار ترقی

یہ تو اب سلسلے پھیلنے شروع ہوئے ہیں اور پھیلتے چلے جائیں گے۔ یہ تو اب (مخالفوں) کے ہاتھوں رُکنے کی باتیں نہیں رہیں۔ کون ہے جو دُنیا میں (۔) احمدیت کے اس عالمگیر پھیلاؤ کو روک سکے۔ یہ مناظر جو آج اس جلسے میں آپ دیکھ رہے ہیں یہ واقعۃً اس وقت قطبِ شمالی پر بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ قطبِ جنوبی پر بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ شمالی امریکہ کے وسیع ممالک میں بھی اور جنوبی امریکہ کے وسیع ممالک میں دکھائی دے رہے ہیں یہ روس کے وسیع ریگستانوں میں بھی اور سائبیریا کے منجمد برفستانوں میں بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ افریقہ کے ان جنگلوں میں بھی دکھائی دے رہے ہیں جن میں روشن ضمیر انسان بستے ہیں لیکن ان جنگلوں کو کالے جنگل اور اس خطّے کو سیاہ خطّہ کہا جاتا ہے۔ اور مشرقِ بعید کے جزائر میں بھی یہ آواز پہنچ رہی ہے یہ مناظر دکھائی دے رہے ہیں۔ اللہ کی تقدیر ہے اور اس غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے آج آپ کو قائم کیا ہے اور اس غرض سے آپ کے قدموں پر یہ آج کی نئی ایجادات ڈال دی گئی ہیں کہ ان سے فائدہ اٹھائیں اور سربلند ہو کر اس یقین کے ساتھ دُنیا میں پھیلتے چلے جائیں۔ زمین کے کناروں تک پہنچیں کہ کوئی نہیں ہے جو آپ کو قید کر سکے اور آپ کے پاؤں میں زنجیریں باندھ سکے۔ آپ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال سکے اور آپ کے ہاتھوں میں بیڑیاں پہنا سکے۔

اسیرانِ راہِ مولیٰ کی رہائی سے دُنیا کی آزادی وابستہ ہے

میں آخر پر آپ کو ان اسیرانِ راہِ مولیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ جن کے ہاتھوں میں زنجیریں ہیں جن کے پاؤں میں بیڑیاں ہیں (۔) میں یقین رکھتا ہوں کہ آج نہیں تو کل کچھ دن تک ان تک بھی یہ آواز پہنچے گی وہ بھی یہ تصویریں دیکھیں گے اور اپنے آپ کو ایک آزاد بین الاقوامی وسیع احمدیت کے وجود کا ایک حصّہ سمجھیں گے اور سجدے کے طور پر دیکھیں گے۔ اس لئے میں آپ کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ آپ ہر اعلیٰ قدر کی خاطر اور اپنے ان اسیر بھائیوں کی خاطر تمام دُنیا کو آزادی کا پیغام دیں۔ تمام دُنیا کے بد رسم و رواج کی اور عصبیتوں کی زنجیریں توڑ ڈالیں۔ آج دُنیا کی آزادی آپ سے اور اسیرانِ راہِ مولیٰ سے وابستہ ہو چکی ہے۔

آیئے اب ہم دُعا کر لیتے ہیں۔ قادیان میں اس وقت جو لوگ شریک ہیں ان کے سوا مجھے مشرق و مغرب میں جمع ہوتے والے دوسرے بھی تصوّر کی آنکھوں سے دکھائی دیتے ہیں۔ کبھی میں کینیڈا پر نظر ڈالتا ہوں، کبھی میں امریکہ میں اکٹھے ہوئے ہوئے لوگوں کو جو کہیں آدھی رات کو اور کہیں صبح صبح نماز کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ کہیں رات کے وقت جاپان میں اکٹھے ہونے والوں پر نظر پڑتی ہے پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک دیکھتا ہوں۔ پشاور میں بھی لوگ اس جگہ کہیں بیٹھے ہوئے سُن رہے ہیں اور ایک دوسرے کو محبت اور پیار کی اور فخر کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں کہ دیکھو ہم کیسی جماعت کے فرد ہیں کیسی آزاد جماعت ہے کیسی آزادی کی رُوح کی محافظ جماعت ہے۔ کیسی دُنیا کی خدمت گار جماعت ہے (۔) کاش حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی تمام دنیا کے لئے آزادی کی ضمانت بن جائے۔ اس آخری امید کے اظہار کے ساتھ میں آپ سب کو دُنیا کی عالمی دُعا میں شمولیت کی دعوت دیتا ہوں لیکن اس سے پہلے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا یہ پیغام پڑھ کر سُنا دیتا ہوں ان کا ابھی یہ پیغام ملا ہے کہ آخری دن کے جلسے کی کارروائی خوشگوار موسم اور خوشگوار ماحول میں کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ جلسے میں شریک تقریباً دس ہزار مرد و خواتین بشمول غیر... افراد حضور کے اختتامی خطاب سے لُطف اندوز ہو رہے ہیں اور حضور کی شبیہ مبارک دیکھنے کی سعادت پا رہے ہیں۔ حضور کے دَور میں یہ جو نادر اور تاریخی مشاہدہ ہؤا ہے اس کے لئے ہم ادب اور دلی محبت کے ساتھ مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

پس یہ مبارکباد کا پیغام میں تمام دُنیا کی احمدی جماعتوں کو اسی وقت اور اسی لمحے پہنچاتا ہوں۔ اللہ ہمیں آگے سے آگے پہلے سے بہت بڑھ کر بلند تر اور روشن تر کامیابیاں عطا کرتا چلا جائے۔ مگر ان کامیابیوں کی ضمانت ہماری انکساری میں ہے۔ ہمارے عجز میں ہے اس بات میں ہے کہ (۔) ہم اللہ کے حضور سجدہ ریز رہیں۔ روحیں خدا کی عبادت کریں (۔) یہی ہماری زندگی کا راز ہے اور یہی تمام دُنیا کی زندگی کا راز ہے۔

آیئے اب ہم دُعا کر لیتے ہیں۔

دُعا کے بعد حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے دینی نعرے خود لگوائے اور حضرت مرزا غلام احمد کی جے کا نعرہ بار بار لگوایا اور پھر فرمایا)۔

یہ جے آج ساری دُنیا میں بلند ہو رہی ہے۔ خدا کرے بلند تر ہوتی چلی جائے۔ (۔) اللہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا چلا جائے۔ ایسے ہی نظارے ہمیں دکھائے۔"

اس کے بعد حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ سلام کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

تریاقِ اٹھرا — فی ڈبی -/۱۵
نور کاجل — فی شیشی -/۵
نور نظر — اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵
زد جامِ عشق — ۳۰ گولی -/۳۰۰
اکسیر معدہ — -/۸ -/۱۵ -/۳۰
قندِ شفا — نزلہ زکام دُور کرنے کیلئے -/۱۰
حبّ سعال — کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲ رفروری۔ تیز دھوپ اب ناقابل برداشت ہوتی جارہی ہے۔ صبح اور رات کو ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے خاوند مسٹر آصف علی زرداری کی ضمانت پر رہائی ممکن نہ ہو سکی۔ ضمانت کی درخواست کی سماعت اگلے روز تک مؤخر کر دی گئی۔ پیپلز پارٹی کے لیڈروں اور کارکنوں نے جناب زرداری کی رہائی کے سلسلے میں خوشی منانے کے جو انتظامات کئے تھے ان پر عمل نہ ہو سکا۔ بتایا گیا ہے کہ عدالت کو ترمیم شدہ آرڈیننس کا مسودہ موصول نہیں ہوا تھا۔ سرکاری وکیل بھی تشریف نہیں لائے تھے۔ مسٹر آصف علی زرداری نے اس موقع پر کہا کہ انکا قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کا کوئی ارادہ نہیں۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم ہماری پہلی ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیم کی مخالف جماعتیں بھی عقل سلیم سے کام لیں اس اہم مسئلہ پر اس قسم کی محاذ آرائی نہیں ہونی چاہیئے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر عبدالستار لالیکا نے کہا ہے کہ ہم سیاسی رسہ کشی کے حق میں نہیں ہیں۔ پرامن فضا چاہتے ہیں۔

○ سپاہ صحابہ نے ۵ رفروری کو جو لانگ مارچ کرنے کا پروگرام بنایا ہے اس کو حکومت نے طاقت سے روکنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے سپاہ صحابہ کے رہنماؤں کو نظر بند کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ شیخوپورہ کے محلہ ہنجرانوالہ میں مسجد امام بارگاہ کلاں مائی حاجن کے مؤذن اور متولی انور علی قریشی کو فجر کے وقت گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ پولیس نے سپاہ صحابہ کے تین رہنماؤں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ اس قتل پر احتجاج کرتے ہوئے مشتعل مظاہرین نے توڑ پھوڑ کی۔ دکانداروں نے احتجاجاً سرگودھا روڈ بلاک کر دی۔

○ وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور چوہدری غفور نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کے خاتمے کی تجویز پر غور ہو سکتا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اپوزیشن اور حکومت کے درمیان اس مسئلے پر کوئی بات چیت نہیں ہوئی اور نہ ہی اس بارے میں کوئی سودے بازی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ متنازعہ آرڈیننس واپس ہو گیا ہے۔ صدر نے دستخط کر دیئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ قومی اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر محترمہ بے نظیر بھٹو اور وزیراعظم نواز شریف کی ملاقات متوقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر کے خلاف ریفرنس عدالتوں میں ہیں وہیں پر ان کا فیصلہ ہوگا۔ حکومت ریفرنس واپس لینے کی مجاز نہیں۔

○ وفاقی حکومت نے بھرتی پر پابندی ختم کر دی ہے۔ مختلف محکموں وزارتوں ڈویژنوں اور دیگر اداروں میں خالی آسامیاں فوری طور پر پُر کی جائیں گی۔ میرٹ ہی معیار ہوگا۔ تمام آسامیوں کے لئے اشتہارات دیئے جائیں گے۔

○ کراچی میں ڈاکوؤں نے دن دہاڑے بنک سے ۱۶ لاکھ روپے لوٹ لئے۔ آٹھ ڈاکو حبیب بنک کی جامع کلاتھ مارکیٹ برانچ میں داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی چوکیدار کی رائفل توڑ دی اور سب کے ہینڈز اپ کروا دیئے۔ ڈاکوؤں نے کیشیئر اور سٹرانگ روم سے رقم حاصل کی اور عملے سمیت ۱۰۰ افراد کو کمرے میں بند کر کے فرار ہو گئے۔

○ سرکاری ترجمان نے وضاحت کی ہے کہ نواز شریف بے نظیر ملاقات لندن میں نہیں پاکستان میں ہو سکتی ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ وزیراعظم کا دورہ برطانیہ نجی ہے۔ ان کے صاحبزادے وہاں پر زیر تعلیم ہیں۔

○ امریکی محکمہ خارجہ نے رپورٹ جاری کی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور پولیس ظالمانہ تشدد کے ساتھ لوٹ مار بھی کر رہی ہے۔

دانت مت نکلوایئے

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

ماسخورہ۔ پائیوریا۔ دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا دانتوں سے خون پیپ کا آنا مسوڑوں کا پھولنا دانتوں کا ہلنا۔ تمام امراض کے مستقل علاج کے لیے تشریف لائیں

فل سیٹ کے ماہر

دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں

پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ میں آپکے پرانے خادم

فون: ۹۴۵۰

بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ

علاج اور مشورہ کیلئے ـــــ قدیمی، شہرہ آفاق

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں — پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

نیو الرحیم جیولرز

پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑاپن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک۔ قیمت -/RS 12 لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

قدیمی ـــــ شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

کراچی: ـــــ فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
ملتان: ۶۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

ہر قسم کی جائیداد، پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

★ جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد نام ★

سال نو مبارک ہو

پراپرٹی مرکز

عزیز احمد خان ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون گھر ۴۱۴